یومِ قدس کے موقع پر اسلامی انقلاب ایران کے عظیم رہنما کا پیغام

ساری دنیا کے مسلمان بھائیو! عظیم الشان ایرانی قوم!

عالمی یوم قدس کے موقع پر میں دنیا کے غیرت مند مسلمانوں کو ایک بار پھر پہلے سے زیادہ تاکید و اصرار کے ساتھ مظلوم فلسطینی قوم کی حمایت اور ان کے دفاع کے اہم اور فوری فرض کی یاد دہانی کرا رہا ہوں۔ آج جبکہ اقوام یورپ اپنے ان علاقوں [?] عہد و پیمان پر قائم کر رہی ہیں جو دوسری جنگ عظیم کا دین ہیں اور حکومت کرنے کے قابل اپنے حق اور آئی عزائم کو کل کی فاتح طاقتوں کی خواہشات پر مقدم سمجھ رہی ہیں، فلسطینی قوم غاصبوں اور ان کے نگہداری حامیوں کی طرف سے دباؤ، ظلم و ستم کو ہر روز زیادہ سے زیادہ برداشت کر رہی ہے۔ رمضان المبارک کے انہی دنوں میں روزہ دار فلسطینی قوم غاصب دشمن کی طرف سے ہونے والی انواع و اقسام کی سختیاں جھیل رہی ہے۔ مقبوضہ علاقوں میں فلسطینی جوانوں کے خون سے بازار رنگین ہیں اور وہاں کے قید خانے ان سے بھرے ہوئے ہیں۔ ڈیموکریسی اور انسانی حقوق کا جھوٹا دم بھرنے والی مغربی حکومتیں نہ صرف یہ کہ اس صورت حال کے خلاف معمولی اعتراض بھی نہیں کر رہیں بلکہ گاہے گاہے تجاوزکار اور غاصب حکومت کی حمایت اور حوصلہ افزائی کر رہی ہیں۔ حال ہی میں ایک اہم اور دلخراش حادثہ رونما ہوا ہے اور وہ ہے بڑی تعداد میں اکٹھے اور مسلسل روسی یہودیوں کا فلسطینی علاقے میں منتقل ہونا جس کی وجہ سے فلسطینی مسئلہ میں نئی پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اس مسئلہ کی اہمیت کا اندازہ امریکی اور روسی پوشیدہ فیصلوں سے لگایا جا سکتا ہے۔

بیشتر عربی ممالک کے سربراہوں کی رضامندانہ خاموشی جو بعض معاملات میں کھلی واضح خیانت کی حدود کو چھو لیتی ہے اور اس کے ساتھ فلسطینی قوم کے نام نہاد رہبروں کے ذلت آمیز اور فریب کارانہ رویے، یہ بہانوں، ظلم و ستم اور خیانت کی زنجیروں کے ایسے حلقے ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ فلسطین کی اسلامی سرزمین کو ہمیشہ خوف آلود

اس کی مظلوم اور مجروح قوم کو قیدی اور مال و جان برباد رکھیں۔ اسرائیل سے لڑائی کا یہ شور و غل جو عراقی حکومت کے سربراہوں کی طرف سے اٹھتا ہے اور مغرب کے صیہونی ذرائع ابلاغ کی طرف سے بڑی آب و تاب کے ساتھ جسے پیش کیا جاتا ہے، بالادستی برقرار رکھنے کے پروگراموں کا حصہ اور عرب حکومتوں کی فلسطینی مسئلہ کے سلسلے میں خاموشی کی خیانت کو چھپانے اور روسی یہودیوں کی مقبوضہ فلسطینی علاقے میں نقل آبادی جیسے اہم مسئلہ پر پردہ ڈالنے کا وسیلہ ہے۔

پچھلے چالیس سال میں فلسطین اور وہاں کے لوگوں پر غاصب حکومت کی طرف سے جو کچھ ہوا وہ ہمارے تجربے کے لئے کافی ہے اور یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ دنیا پر مسلط طاقتوں اور ان کے وابستگان کی مدد سے اس علاقے میں فلسطین کی نجات کی کوئی امید نہیں۔ ہمارے عظیم اسلامی انقلاب نے واضح کر دیا ہے کہ بڑی سے بڑی مشکلوں کے حل کرنے کی کنجی خود قوموں کے ہاتھ میں ہے۔ یہ انسان کے ارادے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر توکل اور اس کے وعدوں پر بھروسہ کر کے بڑی بڑی مسلط طاقتوں کی تدبیروں اور آرزوؤں پر غالب آ جائیں گے۔ وہ حادثات جو آج دنیا کے متعدد علاقوں میں رونما ہوئے ہیں ان سے ایک قوم کا رول پہلے سے زیادہ واضح طور پر ثابت ہو گیا ہے۔

فلسطین پر ناجائز قابض صیہونیوں کی وحشیانہ حکومت کے سامنے فلسطینی قوم کا صرف عزم و ارادہ ہے جو مقابلہ کر سکتا ہے اور اپنی ہمہ گیر مقاومت سے دشمن کو پیچھے ہٹنے اور شکست قبول کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ اسرائیلی حکومت نے فلسطین حالیہ مہینوں میں اپنے شرمناک کارناموں، فوجی کیمپوں پر وحشیانہ بمباری، جوانوں، لوگوں کے اغوا اور بے اتفاقی سے خود فلسطین کی حدود کے اندر اور باہر یہ بات واضح کر دی ہے کہ وہ کسی انسانی اصول اور کسی بین الاقوامی ضابطے کی پابند نہیں۔ جو لوگ بھی ہوش و اصول جانتے ہیں، فلسطین اور لبنان میں یہودیوں کی طرف سے مسلسل ہونے والے جرائم سے کس طرح چشم پوشی نہیں کر لیں گے۔ خوش قسمتی سے فلسطینی قوم کی اسلامی بیداری نے مستقبل کے لئے آفاق کو بہت بڑی حد تک روشن کر دیا ہے۔ آج فلسطینی قوم کی نئی نسل خدا کے نام اور ایمان کی مدد سے جدوجہد میں مصروف ہے۔ یہ جدوجہد بہت زیادہ امید افزا ہے اور جیسا کہ نظر آ رہا ہے دشمن خواہ وہ صیہونی حکام ہوں یا امریکی اور اسرائیل کے دوسرے طرفدار اور خواہ اس علاقے کے دوسرے خیانت کار، یہ سب اس نئی جدوجہد سے پریشان اور خوفزدہ ہیں۔ جدوجہد کی اصل سمت کو غیر اہم بنانے اور اسے پوشیدہ رکھنے کی خاطر ہر وسیلے کا سہارا لیا جا رہا ہے جن میں سے آخری حربہ اسرائیل پر حملے کا وہی کھوکھلا اور جھوٹا نعرہ ہے جو عراق کے کٹھ پتلی حاکم زبان پر لا رہے ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ عراق کی جنگی حکومت ان ہتھیاروں کو جو اس نے بڑی طاقتوں سے حاصل کئے ہیں، اسرائیل کے خلاف جو خود بڑی طاقتوں کے زیر سایہ زندہ ہے، ہرگز استعمال نہیں کرے گی۔ یہ ہتھیار مغرور اور بالادستی کی شکار طاقتوں کے مقاصد پورے کرنے یا اس علاقے کے دولتمندوں سے حصول خراج کے علاوہ کسی اور کام کے لئے استعمال نہیں کئے جائیں گے۔

غاصب حکومت کے خلاف جدوجہد کا صحیح راستہ وہی ہے جو آج خود فلسطینیوں نے دریافت کر لیا ہے اور اس راستے پر مضبوطی سے قدم بڑھا رہے ہیں۔ تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس مقدس کام میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ آج مسلمان حکومتوں کا مسئلہ فلسطین سے غفلت برتنے کا کوئی بھی عذر قابل قبول نہیں۔ غاصب حکومت جس نے وحشیانہ اور جارحانہ رویے کو انتہا تک پہنچا دیا ہے، اور ثابت کر رہا ہے کہ وہ اپنے ملک گیری جارحانہ خطرناک مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کے گھناؤنے جرم کرنے کے لئے تیار ہے۔ فلسطینی قوم کی اسلامی بغاوت سب پر حجت تمام کر رہی ہے اور دکھا رہی ہے کہ دشمن کے ہر طرف سے دباؤ اور دوستی کا دم بھرنے والوں کے مکر و فریب کے باوجود مقابلے اور مقاومت کا درخت خشک نہیں ہوا بلکہ اس کی جڑیں اور گہری اور شاخیں زیادہ ثمربار ہو گئی ہیں۔ لہٰذا سب حکومتوں اور قوموں پر واجب ہے کہ فلسطین کے اسلامی جہاد کو مخلصانہ طور پر خود اپنے صف اول کے مسائل میں جگہ دیں اور حق المقدور ان کی مدد کریں۔

اس ماہ رمضان المبارک کا آخری جمعہ جسے ہمارے عزیز امام راحل رضوان اللہ علیہ نے یوم قدس کا نام دیا ہے، ہمارے سامنے ہے اور اس ماہ رمضان میں ہم کو چاہیے کہ شبہائے قدر کے آس پاس راتوں میں جس طرح شب قدر میں صبح تک بیدار رہ کر بارگاہ الٰہی میں گریہ و زاری اور دعا کرتے ہیں کہ ہمارا مستقبل ہماری خواہشات کے مطابق تشکیل پائے، یوم قدس اور ان تمام دیگر حساس دنوں کو جو اسلامی تاریخ کے لیلۃ القدر ہیں، بیداری اور ہوشمندی کے ساتھ گزاریں اور جب تک مسلمان حکومتوں اور خاص طور پر فلسطین کی مظلوم مگر بہادر قوم کی نجات کی صبح طلوع نہ ہو جائے ہم اپنی کوشش جاری رکھیں۔ مجھے امید ہے کہ ہماری عظیم قوم اس یوم قدس کے موقع پر بھی ہمیشہ کی طرح کامل طور پر متحد اور شانے سے شانہ ملا کر بازاروں میں اور شاہراہوں پر جلوس کی شکل میں دور دور تک پہنچنے والی اپنی آواز اور بجلی کی گرج کی مانند اپنی صدا کو دنیا والوں کے کانوں تک پہنچا دیں گے اور اس بات کو دہرائیں گے کہ عظیم امت امام خمینی کی عظیم قوم ہمیشہ فلسطینیوں کے ساتھ اور ان کے دشمنوں کی دشمن ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سید علی حسینی خامنہ ای۔